احکامِ ولیمہ
تقریبِ ولیمہ کے احکام و ضوابط پر جامع تحریر
مؤلف
علامہ محمد عابد رضا عطاری جدونی
مکتبہ خزائن العرفان

تقریبِ ولیمہ کے احکام وضوابط پر جامع تحریر

# احکامِ ولیمہ

مؤلف

علامہ محمد عابد رضا عطاری جدونی

ناشر

مکتبہ خزائن العرفان لاہور

۷۸۶
قفلِ مدینہ
۹۲

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ



نام کتاب .................. احکامِ ولیمہ
مؤلف .................. علامہ محمد عابد رضا عطاری جدونی
پروف ریڈنگ .................. محمد منیر رضا قادری
کمپوزنگ .................. words maker Lhr.Tel:7231391
صفحات .................. ۲۴
اشاعتِ اوّل .................. ستمبر ۲۰۰۱ء
ناشر .................. مکتبہ خزائن العرفان لاہور
ہدیہ .................. 10/ روپے

ملنے کا پتہ

**مکتبہ خزائن العرفان** دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

لاہور اور کراچی میں ہماری کتب ملنے کے چند پتے

| | |
|---|---|
| ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور | پروگریسو بکس ۴۰ اُردو بازار لاہور |
| رضا ورائٹی ہاؤس دربار مارکیٹ لاہور | مکتبہ زاویہ ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور |
| اسلام بک ڈپو گنج بخش روڈ لاہور | مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی |
| مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ لاہور | مکتبۃ المدینہ امین پور بازار فیصل آباد |

اسٹال : مکتبہ خزائن العرفان : ہر جمعرات بعد نماز عشاء سوڈیوال اجتماع (لاہور)

اسٹال : مکتبہ خزائن العرفان : ہر ہفتہ بعد نماز مغرب فیضانِ مدینہ اجتماع (کراچی)



# فہرست

٧٨٦
مدینہ
٩٢

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللہِ

# پہلے اس پر ایک نظر

اس دور جدید میں رہتے ہوئے راقم نے اس بات کو اپنے مشاہدے سے شدید طور پر محسوس کیا کہ ہمارے ہاں شادی کے نام پر بعض اوقات بربادی ہو جاتی ہے۔ خصوصاً ولیمہ کرنا سنتِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تو ہے لیکن اسے اَنا کا مسئلہ بنانا یہ فطرتِ دورِ جدید ہے اس لئے اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ لوگوں کو ولیمہ کے شرعی احکام وضوابط نہ پتا ہونے کے باعث کافی مشکل مراحل کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے۔ لہٰذا اس مختصر رسالے کے اندر مؤلف نے ولیمے کے احکام درج کئے ہیں بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ اس تالیف کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خادم مکتبہ خزائن العرفان
**محمد ثاقب رضا عطاری**
١١ستمبر ٢٠٠١ء



٧٨٦
مدینہ
٩٢

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللہِ

# احکامِ ولیمہ

## پیارے اسلامی بھائیو!

ہر انسان کی زندگی میں شادی کرنا ایک خاص مقام کی حیثیت رکھتا کہ جس کے سبب اس کی زندگی کا نیا دور شروع ہو جاتا ہے اور زندگی کی ڈگر پر بیوی اس کا ایک ساتھی بن جاتی ہے۔ جو خوشی، غم تقریباً ہر معاملے میں اس کا تعاون کرتی ہے۔ کوشش یہی کرنی چاہئے کہ نفس کی تباہ کاریوں سے بچانے کیلئے اولاد جیسے ہی جوان ہو اس کی شادی کر دی جائے تاکہ اس کو ذہنی، قلبی، تصوراتی سکون حاصل ہو اور شادی کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

"فَانۡکِحُوۡا مَا طَابَ لَکُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ"

ترجمہء کنزالایمان: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو تین تین اور چار چار۔

اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے "جو میرے طریقہ کو محبوب رکھے اور میری سنت پر چلے اور میری سنت سے نکاح ہے۔

(بیہقی)

شادی کی خوشی میں ولیمہ کرنا بھی بانیٔ اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری پیاری سنتِ مبارکہ ہے آج کل کی شادیوں میں ولیمہ کو بہت اہمیت دی جاتی ہے

ولیمہ تو سنت مبارکہ ہے لیکن اس کے احکامات نہ پتہ ہونے کی وجہ سے اس دور میں خصوصاً غریب بے چارے مصائب و آلام میں پھنس کر رہ جاتے ہیں لہٰذا اس مختصر رسالے میں اِنْ شآءَ اللہ تعالیٰ ولیمہ کرنے کی سنت کے بارے میں احکامات پیش کیے جائیں گے۔

## ولیمہ کسے کہتے ہیں؟

### (1) تعریف

ولیمہ یہ ہے کہ شب زفاف کی صبح کو اپنے دوست احباب عزیز و اقارب اور محلہ کے لوگوں کی حسب استطاعت ضیافت کرنا اور اس کے لئے جانور ذبح کرنا اور کھانا تیار کرانا جائز ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

### (2) ولیمہ کی دعوت قبول کرنے کا حکم

''ولیمہ میں جس شخص کو بلایا جائے اس کو جانا سنت ہے یا واجب، علماء کے دونوں قول ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اجابت سنتِ موکدہ۔''

(عالمگیری، ردالمحتار)

لہٰذا معلوم ہوا کہ جس شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے اس کو لازم و ضروری ہے کہ وہ دعوت میں شرکت کرے اور اپنے بھائی کی خوشی میں اضافہ کرے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ولیمہ میں شرکت کی بڑی ترغیب ارشاد فرمائی بلکہ جو بلا سبب دعوت میں شرکت نہیں کرتا اسے نافرمان فرمایا جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے ''برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس میں



مالدار لوگ بلائے جاتے ہیں اور فقراء چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور جس نے دعوت کو ترک کیا (یعنی بلا سبب انکار کر دیا) اس نے اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (بخاری و مسلم)

ولیمہ کا کھانا برا کھانا ہے کہ جو اس میں آتا ہے اس کو اسے منع کرتا ہے اور اس کو بلایا جاتا ہے جو انکار کرتا ہے اور جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (مسلم شریف)

یہاں پر یہ بات یاد رکھیں کہ اس ولیمہ کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برا ارشاد فرمایا ہے کہ جس میں امیر و غریب میں امتیاز کر دیا جاتا ہے کہ امیروں کو دعوت دی جاتی ہے جن کے ہاں پہلے ہی پیسے و مال وغیرہ کی فروانی ہے اور غریب کہ جس کے پاس مال وغیرہ کی کمی ہے اس کو چھوڑ دیا جاتا ہے اگر امیر ولیمہ میں شرکت کرے گا تو اسے کھانے وغیرہ سے کوئی خاص دلچسپی نہ ہوگی کیونکہ اس کے گھر میں پہلے ہی اچھا کھانا موجود ہے۔ جبکہ غریب بے چارے کی حسرت پوری ہو جاتی ہے۔

اس لئے اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی سے بچنے کے لئے بلاعذر دعوت ولیمہ میں ضرور شرکت کرنی چاہیئے۔

### (3) دعوت کس کی قبول کرنی چاہیئے؟

دعوت ولیمہ میں شرکت کو لازم قرار دیا گیا ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس دعوت میں شرکت کرنی چاہیئے اس سلسلے میں یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیئے کہ جو دعوتیں فخر کرنے کے لئے دکھاوے کے لئے یا ایک دوسرے سے مقابلہ بازی کرنے کے لئے کی جائیں ان میں نہ جایا جائے جیسا کہ احادیث

مبارکہ میں آتا ہے کہ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایسے دو شخص جو مقابلہ اور تفاخر کے طور پر دعوت کریں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے یہاں کھانے سے منع فرمایا۔ (ابو داوٗد)

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ ایک صحابیؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا'' جب دو شخص دعوت دینے بیک وقت آئیں تو جس کا دروازہ تمہارے دروازے سے قریب ہو اس کی دعوت قبول کرو اور اگر ایک پہلے آیا تو جو پہلے آیا اس کی قبول کرو۔ (ابو داوٗد)

لیکن مقام افسوس یہ ہے کہ ہمارے ہاں اگر دو شخص اکٹھے آجائیں تو عموماً اپنے معیار والے کی دعوت کو قبول کیا جاتا ہے اور جو ہمارے مرتبے کا نہ ہو تو اس کی دعوت ٹھکرا دی جاتی ہے۔ امیر وغریب ہونے کو یا تعلقات کو مدنظر رکھا جاتا ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ اگر ہمارے معیار والا پہلے آتا ہے تو اس کی دعوت قبول کرلی جاتی ہے۔ خصوصاً اہل علم حضرات کو خیال رکھنا چاہئے کہ کس دعوت میں شرکت کرنا درست ہے جس طرح ردالمحتار میں ہے۔

'' کہ دعوت ولیمہ کا حکم جو بیان کیا گیا ہے اس وقت ہے کہ دعوت کرنے والوں کا مقصود ادائے سنت ہو اور اگر مقصود تفاخر ہو یا یہ کہ میری واہ واہ ہوگی جیسا کہ اس زمانہ میں اکثر یہی دیکھا جاتا ہے تو ایسی دعوتوں میں نہ شریک ہونا بہتر ہے خصوصاً اہل علم کو ایسی جگہ نہ جانا چاہئے۔ (ردالمحتار)

اگر یہ معلوم چل جائے کہ دعوت ولیمہ والی جگہ پر گانے باجے ڈھول تماشے وغیرہ غیر شرعی چیزوں کا اہتمام ہے تو عوام وخواص بالکل نہ جائیں اور ایسے شخص



کے ہاں جانے سے اجتناب کیا جائے اگر مذہبی شخصیت ہو تو نہ روک سکیں تو واپس آجائیں جیسا کہ ہدایہ و درمختار میں ہے۔

'' دعوت میں جانا اس وقت سنت ہے جب معلوم ہو کہ وہاں گانا بجانا لہو و لعب نہیں ہے اور اگر معلوم ہے کہ یہ خرافات وہاں ہیں تو نہ جائے اور جانے کے بعد معلوم ہو کہ یہاں لغویات ہیں اگر وہیں یہ چیزیں ہوں تو واپس آئے اور اگر مکان کے دوسرے حصہ میں ہیں جس جگہ کھانا کھلایا جاتا ہے وہاں نہیں ہیں تو وہاں بیٹھ سکتا ہے اور کھا سکتا ہے پھر اگر یہ شخص ان لوگوں کو روک سکتا ہے تو روک دے اور اگر اس کی قدرت اسے نہ ہو تو صبر کرے یہ اس صورت میں ہے کہ یہ شخص مذہبی پیشوا نہ ہو اور اگر مقتدی اور پیشوا ہو مثلاً علماء و مشائخ یہ اگر نہ روک سکتے ہوں تو وہاں سے چلے آئیں نہ وہاں بیٹھیں نہ کھانا کھائیں اور پہلے ہی سے یہ معلوم ہو کہ وہاں یہ چیزیں ہیں تو مقتدی ہو یا نہ ہو کسی کو جانا جائز نہیں اگرچہ خاص اس حصہ مکان میں یہ چیزیں نہ ہوں بلکہ دوسرے حصہ میں ہوں۔

(ہدایہ و درمختار

البتہ کسی بھی مذہبی شخصیت کو یہ معلوم ہو کہ میرے جانے سے یہ لوگ گناہوں کے کام گانا باجا منکرات شرعیہ وغیرہ سے باز آجائیں گے تو اس صورت میں اس نیت کے ساتھ جا سکتا ہے وگرنہ نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

'' اگر وہاں لہو و لعب ہوں اور یہ شخص جانتا ہے کہ میرے جانے سے یہ چیزیں بند ہو جائیں گی تو اس کو اس نیت سے جانا چاہئے کہ اس کے جانے سے منکرات شرعیہ روک دیئے جائیں گے۔ اور اگر معلوم ہے کہ وہاں نہ جانے سے ان لوگوں کو نصیحت ہوگی اور ایسے موقع پر یہ حرکتیں نہ کریں گے کیونکہ وہ لوگ

اس کی شرکت کو ضروری جانتے ہیں اور جب یہ معلوم ہوگا کہ اگر شادیوں اور تقریبوں میں یہ چیزیں ہوں گی تو وہ شخص شریک نہ ہوگا تو اس پر لازم ہے کہ وہاں نہ جائے تاکہ لوگوں کو عبرت ہو اور ایسی حرکتیں نہ کریں۔

(فتاویٰ عالمگیری)

فاسقوں کی دعوت میں بھی ان کے فسق کے سبب شرکت نہیں کرنی چاہئے جیسے کہ حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا گیا کہ حضرت عمران بن معین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدنی تاجدار، دو عالم کے نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا۔ (بیہقی)

## (4) فاسق کون؟

یعنی جس طرح نمازیں چھوڑنے والے، یعنی سرعام گناہ کرنے والے فاسق لوگوں کی دعوت پر غور کرنا چاہئے اگر دینی مصلحت ہو پھر تو صحیح ہے ورنہ اجتناب کرنا چاہئے۔

## (5) اگر دعوت میں حرام ہونے کا غالب گمان ہو تو؟

ایسے ہی جس کی دعوت میں حرام ہونے کا غالب گمان ہو تو دعوت قبول نہ کی جائے جس طرح کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ ''جس نے ہدیہ بھیجا اگر اس کے پاس حلال وحرام دونوں قسم کے اموال ہوں مگر غالب مال حلال ہے تو اس کے قبول کرنے میں حرج نہیں یہی حکم اس کے یہاں دعوت کھانے کا ہے اور اگر اس کا غالب مال حرام ہے تو نہ ہدیہ قبول کرے اور نہ اس کی دعوت کھائے جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ یہ چیز جو اسے پیش کی گئی ہے حلال ہے۔ (عالمگیری)



## (6) مدت ولیمہ

مدت ولیمہ فقط دو دن ہے دو دن کے بعد جو کھانا وغیرہ پیش کیا جائیگا اس کو ولیمہ نہیں کہا جائیگا یا تو وہ محض دکھاوے کے لئے ہوگا اگر دکھاوا نہیں تو فقط صدقہ ہوگا۔ جس طرح کہ احادیث مبارکہ میں ہے۔ ابو شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اکرام کرے ایک دن رات اس کا جائزہ ہے۔ (یعنی ایک دن کی اس کی پوری خاطر داری کرے اپنے مقدور بھر اس کے لئے تکلف کا کھانا تیار کرائے) ضیافت تین دن ہے (یعنی ایک دن ماحضر پیش کرے) اور تین دن کے بعد صدقہ ہے مہمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ اس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے حرج میں ڈال دے۔

(بخاری ومسلم)

ایک اور حدیث پاک سے بھی دو دن کی ضیافت ہی کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (شادیوں میں) پہلے دن کا کھانا حق ہے یعنی ثابت ہے اسے کرنا ہی چاہئے اور دوسرے دن کا کھانا سنت اور تیسرے دن کا سمعہ ہے (یعنی سنانے اور شہرت کے لئے ہے) جو سنانے کے لے کوئی کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سنائے گا یعنی اس کی سزا دے گا۔ (ترمذی)

اسی طرح فتاویٰ عالمگیری میں بھی ولیمہ کی مدت دو دن ہی بیان ہوئی ہے جیسا کہ

''دعوت ولیمہ صرف پہلے دن ہے یا اس کے بعد دوسرے دن بھی یعنی دو

ہی دن تک یہ دعوت ہوسکتی ہے اس کے بعد ولیمہ اور شادی ختم۔ (عالمگیری)

## (7) ولیمہ میں بلا دعوت شرکت کرنا کیسا؟

کسی بھی کھانے کی دعوت میں بلا دعوت شرکت کرنا سخت ممنوع ہے جب تک کوئی دعوت میں بلائے نہیں اس کے پاس جانے سے اجتناب کرنا چاہئے اور اس بات کو ہمارے پیارے مکی مدنی سلطان رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری تعلیم کے لئے اپنے عمل سے ثابت فرمایا۔ جیسے حدیث پاک میں آتا ہے کہ ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری جن کی کنیت ابو شعیب تھی انہوں نے اپنے غلام سے کہا کہ اتنا کھانا پکاؤ جو پانچ شخصوں کے لئے کفایت کرے میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مع چار اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کی دعوت کروں گا۔ تھوڑا سا کھانا تیار کیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلانے آئے ایک شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہو لئے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابو شعیب؟ ہمارے ساتھ یہ شخص چلا آیا اگر تم چاہو اسے اجازت دو اور چاہو تو نہ اجازت دو۔ انہوں نے عرض کی میں نے ان کو اجازت دی۔ (بخاری ومسلم)

اصل وجہ کیا ہے کہ اگر کوئی بن بلائے دعوت میں شرکت کرے گا تو صاحب خانہ کو تکلیف پہنچے گی، ہوسکتا ہے کھانا کم ہو یا کوئی اور مصلحت ہو جس کے تحت صاحب خانہ کو ناگوار گزرے بلکہ جو شخص بغیر بلائے دعوت میں شرکت کرے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ''چور'' ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ



تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کو دعوت دی گئی اور اس نے قبول نہ کی اس نے اللہ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جو بغیر بلائے گیا وہ چور ہو کر گھسا اور غارت گری کر کے نکلا۔ (ابو داؤد)

## (8) ولیمے کے مہمان کے لئے آداب ومسائل

جب کسی کے ہاں ولیمہ پر جائیں تو مندرجہ بالا چند آداب کا لازمی خیال رکھا جانا چاہئے۔

اپنا کھانا ڈالنے کے بعد یا تناول کرتے ہوئے ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ کسی دوسرے کو کھانا اٹھا کر دیدے یا اپنے جاننے والے کو ڈال کر دینا شروع کردے مثلاً یہ نہ ہو کہ مرغ مسلم کی بوٹیاں اپنی اور جاننے والے کی پلیٹ میں اور شوربہ لوگوں کے سامنے رکھ دے ایسا کرنے سے ہوسکتا ہے کہ میزبان کو ناگوار گزرے بلکہ میزبان کو برا لگنے کا اندیشہ ہو تب بھی ایسا نہ کرے جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری میں ہے کہ ''ایک دسترخوان پر جو لوگ کھانا تناول کرتے ہیں ان میں ایک شخص کوئی چیز اٹھا کر دوسرے کو دے دے یہ جائز ہے جبکہ معلوم ہو کہ صاحب خانہ کو یہ دینا ناگوار نہ ہوگا اور اگر معلوم ہے کہ اسے ناگوار ہوگا تو دینا جائز نہیں بلکہ اگر مشتبہ حال ہو معلوم نہ ہو کہ ناگوار ہوگا یا نہیں جب بھی نہ دے۔ (عالمگیری)

اس کی ایک صورت یوں بھی ہوسکتی ہے جیسا کہ بہار شریعت میں ہے کہ'' بعض لوگ ایک ہی دسترخوان پر معززین کے سامنے عمدہ کھانے چنتے ہیں اور غریبوں کے لئے معمولی چیزیں رکھ دیتے ہیں۔ اگرچہ ایسا نہ کرنا چاہئے کہ غریبوں کی اس میں دل شکنی ہوتی ہے مگر اس صورت میں جس کے پاس کوئی اچھی چیز ہے اس نے ایسے کو دے دی جس کے پاس نہیں ہے تو ظاہر یہی ہے کہ

صاحب خانہ کو ناگوار ہوگا کیونکہ اگر دینا ہوتا تو وہ خود ہی اس کے سامنے بھی یہ
چیز رکھتا یا کم از کم یہ صورت اشتباہ کی ہے۔ لہٰذا ایسی حالت میں چیز دینا ناجائز
اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے مثلاً روٹی گوشت اور ایک کے پاس روٹی ختم ہوگئی
دوسرے نے اپنے پاس سے اٹھا کر دیدی تو ظاہر یہی ہے کہ صاحب خانہ کو ناگوار
نہ ہوگا۔ (بہار شریعت)

(2) جب کسی کے ہاں کھانا کھا رہے ہوں یا تقسیم کر رہے ہوں تو یہ جائز نہیں
کہ وہاں پر اگر فقیر وغیرہ مانگے تو اس کو صاحب خانہ کی اجازت کے بغیر
دیا جائے جس طرح فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ
دوسرے کے یہاں کھانا کھا رہا ہے سائل نے مانگا اس کو یہ جائز نہیں کہ
سائل کو روٹی کا ٹکڑا دیدے کیونکہ اس نے اس کے کھانے کے لئے رکھا ہے اس
کو مالک نہیں کر دیا کہ جس کو چاہے دیدے (عالمگیری)

(3) آج کل جس طرح صاحب خانہ کے سامنے نمبر بنانے کے لئے صاحب
خانہ کے بیٹے پر خواہ مخواہ شفقت کرتے ہوئے کوئی بوٹی اٹھا کر دی جاتی
ہے حالانکہ یہ اس کا اپنا کھانا ہے ایسا کرنا بھی ممنوع ہے جیسا کہ فتاویٰ
عالمگیری میں ہے کہ ”کھاتے وقت صاحب خانہ کا بچہ آگیا تو اس کو یا
صاحب خانہ کے خادم کو اس کھانے میں سے نہیں دے سکتا۔

(فتاویٰ عالمگیری)

(4) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے (بہار شریعت)

(5) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو یہ نہ ہو کہ کہنے لگے اس
سے اچھا تو میں اپنے گھر کھایا کرتا ہوں یا کسی قسم کے دوسرے الفاظ جیسا



کہ آج کل اکثر دعوتوں میں لوگ کیا کرتے ہیں۔ (ایضاً)
ولیمہ میں تو دیکھا گیا ہے کہ لوگ اس قسم کی باتیں بہت زیادہ کرتے ہیں
اگر اچھا ولیمہ ہو تو کہتے ہیں کیسا فضول خرچ بندہ ہے اتنا پیسہ ولیمہ پر لگا دیا اگر
کھانا حضرت کی طبیعت کا نہ ہو تو کہا جاتا ہے کہ کیسا کنجوس ہے اتنا پیسہ ہونے
کے باوجود کھانا کیسا پکایا؟ یعنی بعض حضرات تو کسی حال میں عیب نکالتے نہیں
جاتے۔

البتہ اس سے بھی کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ
علیہ اپنی کتاب اسلامی زندگی میں فرماتے ہیں ”یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے گھر
پہ براتی (یعنی باراتی) عمدہ عمدہ مزیدار مال کھا کر جائیں مگر ان کا منہ سیدھا نہیں
ہوتا۔ کھانے میں عیب نکالتے ہیں مگر اولیا اللہ اور پیر مرشدوں کے گھر سوکھی
روٹیاں اور دال دلیہ خوشی سے کھا کر تبرک سمجھ کر تعریفیں کرتے ہیں۔ وہ سوکھی
روٹیاں اپنے بچوں کو پردیس میں بھیجتے ہیں۔ جا کر دیکھو اجمیر شریف کا دلیہ اور
بغداد شریف اور دوسرے آستانوں کی دال روٹیاں اس کی وجہ کیا ہے؟ دوستو وجہ
صرف یہ ہے کہ یہ کھانے مخلوق کو راضی کرنے کے لئے ہیں اور وہ خشک روٹیاں
خالق کے لئے اگر ہم بھی شادی بیاہ کے موقع پر کھانا، جہیز وغیرہ فقط سنت کی
نیت سے سنت طریقہ پر کریں تو کبھی کوئی اعتراض ہو سکتا ہی نہیں۔ ہمارے
دوست سیٹھ عبدالغنی صاحب ہر سال بقر عید کے موقع پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی طرف سے قربانی کرتے ہیں اور پلاؤ پکا کر عام مسلمانوں کی دعوت کرتے
ہیں میں نے دیکھا کہ وہ معزز مسلمان جو کسی شادی بیاہ میں بڑے نخرے سے
جاتے ہیں۔ وہ بغیر بلائے یہاں آجاتے ہیں۔ اور اگر آخری ایک اثر بھی پالیتے

ہیں تو تبرک سمجھ کر کھاتے ہیں۔ ابھی قریب میں ہی انجمن خدام الصوفیہ کے صدر
فضل الٰہی صاحب پگانوالہ رئیس گجرات نے ولیمہ کی دعوت سنت کی نیت سے کی
نہ کسی کو شکایت پیدا ہوئی اور نہ کسی نے عیب نکالا۔ عرض یہ ہے کہ حضور نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک عیب پوش ہے جس چیز پر ان کا نام آجائے
اس کے سب عیب چھپ جاتے ہیں۔ اگر ہم ولیمہ کا کھانا سنت کی نیت سے
کریں تو اگر دال روٹی بھی مسلمانوں کے سامنے رکھ دیں گے وہ بھی مسلمان
برکت کی نیت سے سیر ہو کر کھائیں گے۔ (اسلامی زندگی)

(6) بغیر اجازت صاحب خانہ وہاں سے نہ اٹھے اور جب وہاں سے جائے تو
اس کے لئے دعا کرے۔ (بہار شریعت)

## (9) میزبان کے لئے آداب ومسائل

میزبان کو چاہئے کہ جب مہمان آئے تو اس کا خوب خیال رکھے اس کی
عزت و اکرام کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑے جس طرح کہ حضرت ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مکی مدنی سلطان رحمت عالمیان کا فرمان عالیشان
ہے "جو شخص اللہ عزوجل اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اکرام کرے
اور جو شخص اللہ عزوجل اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے
اور جو شخص اللہ عزوجل اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلی بات بولے یا چپ
رہے۔ (بخاری ومسلم)

میزبان کو چاہئے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ اور کھاؤ مگر اس پر اصرار نہ
کرے کہ کہیں اصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لئے مضر ہو
میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہئے اور یہ بھی نہ کرنا چاہئے کہ کھانا رکھ کر



غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے اور مہمانوں کے سامنے خادم وغیرہ پر
ناراض نہ ہو اور اگر صاحب وسعت ہو تو مہمان کی وجہ سے گھر والوں پر کھانے
میں کمی نہ کرے میزبان کو چاہئے کہ مہمان کی خاطر داری میں خود مشغول ہو
خادموں کے ذمہ اس کو نہ چھوڑے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
سنت ہے اگر مہمان تھوڑے ہوں تو میزبان ان کے ساتھ کھانے پر بیٹھ جائے
کہ یہی تقاضائے مروت ہے اور بہت سے مہمان ہوں تو ان کے ساتھ نہ بیٹھے
بلکہ ان کی خدمت اور کھلانے میں مشغول ہو۔ مہمانوں کے ساتھ ایسے کو نہ
بٹھائے جس کا بیٹھنا ان پر گراں ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری)

جس نے ہدیہ بھیجا اگر اس کے پاس حلال وحرام دونوں قسم کے اموال ہیں مگر
غالب مال حلال ہے تو اس کے قبول کرنے میں حرج نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری)

اس مسئلہ کے پیش نظر اگر مہمان کوئی تحفہ دولہا کے لئے لائے تو اس کو قبول
کرلے یا چھوڑ دے، لیکن آجکل کے دور میں جو یہ لازمی امر بن گیا ہے کہ جو
بھی ولیمہ کھانے آئے گا وہ اپنی جیب میں کچھ نہ کچھ رکھ کر آئے گا اور کھانے کے
بعد دولہا کی نذر کر دے گا یہ فعل بالکل غلط ہے اسی بات کو مفتی احمد یار خان نعیمی
رحمتہ اللہ علیہ کچھ یوں بیان فرماتے ہیں کہ "حدیث پاک میں ہے کہ ایک
دوسرے کو ہدیہ دو محبت بڑھے گی۔ مگر اس ہدیہ کو ٹیکس نہ بنالو کہ وہ بیچارا اس کے
بغیر آ ہی نہ سکے۔ (اسلامی زندگی)

اس لئے محبت بڑھانے کے لئے تحفہ دینا چاہئے لیکن اس کو ایسی رسم نہیں
بنانا چاہئے کہ ولیمہ جو خاص غریبوں کی دلجوئی ہے ان کو دعوت ولیمہ میں محض رسم
کی وجہ سے محروم کر دے۔ اس لئے میزبان کو چاہئے کہ وہ ان آداب ومسائل کو

ہمیشہ پیش نظر رکھے۔

## (10) قرض سے دعوت ولیمہ کرنا کیسا؟

ولیمہ ہمیشہ اپنی حیثیت کے مطابق ادائے سنت کی نیت سے کرنا چاہئے محض دکھاوا کرنے کے لئے ولیمہ کرنا بالکل ممنوع ہے لیکن مقام حیف ہے کہ اس زمانہ میں ولیمہ خاندان میں ناک اونچی کرنے کے لئے یا لوگوں کے طعنوں سے بچنے کیلئے کیا جاتا ہے اور اس کے لئے ہر جائز و ناجائز ذریعہ تک اختیار کیا جاتا ہے خصوصاً اس وقتی طعنہ زنی سے بچنے کے لئے اس دور میں قرض تو لازمی لیا جاتا ہے کیونکہ غریب آدمی دور جدید کی رسموں کے سبب اپنی آمدنی سے شادی نہیں کرسکتا تو ان رسموں کو پورا کرنے کے لئے ضرور قرضہ کا سہارا لیتا ہے وقتی طور پر تو وہ خاندان و لوگوں کے طعنوں سے بچ جاتا ہے اور اس کی ناک اونچی رہتی ہے لیکن شادی کے بعد جب اس کے پاس قرض خواہ پورے محلے کے سامنے قرض کے مطالبے کی قینچیوں سے جب اس کی ناک کاٹتے ہیں تو پھر اس کی بنی بنائی عزت کی ناک خاک میں مل جاتی ہے، اس لئے اپنے قرض خواہ کی دعوت ولیمہ میں جانے سے پہلے اس مسئلہ ولیمہ پر بھی غور کرلینا چاہئے کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے ”جس شخص پر اس کا دین قرض ہے اگر اس نے دعوت کی اور قرض سے پہلے بھی وہ اسی طرح دعوت کرتا تھا تو قبول کرنے میں حرج نہیں اور اگر پہلے بیس دن میں دعوت کرتا تھا اور اب دس دن میں کرتا ہے یا اب اس نے کھانے میں تکلفات بڑھا دیئے تو قبول نہ کرے کہ یہ قرض کی وجہ سے ہے۔ (عالمگیری)

اس لئے جب بھی دعوت ولیمہ کی جائے تو چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہئیں۔ اس سلسلے میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بہت پیاری بات



ارشاد فرماتے ہیں۔ ”رخصت کے دوسرے دن یعنی شب عروسی کی صبح کو دولہا کے گھر دعوت ولیمہ ہونی چاہئے۔ یہ دعوت اپنی حیثیت کے مطابق ہو کہ یہ سنت ہے مگر اس کی دھوم دھام کے لئے سودی قرضہ نہ لیا جائے اور مالداروں کے ساتھ کچھ غربا اور مساکین کو بھی اس دعوت میں بلایا جائے یاد رکھو کہ جس شادی میں خرچہ کم ہوگا۔ ان شآءَ اللہ عزوجل وہ شادی بڑی مبارک اور دلہن بڑی خوش نصیب ہوگی۔ (اسلامی زندگی)

## (11) بے مثال دعوت ولیمہ

اس لئے ناجائز رسموں کے توڑ کے لئے ضروری ہے کہ ہم دین اسلام کے راستے کو اپنائیں اور اپنی زندگی کو پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تعلیمات کے مطابق گزاریں تو یقیناً ہمارے تمام مسئلے حل ہو جائیں جن پیارے پیارے میٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں ایمان و عرفان و رحمٰن ملا ان کی دعوت ولیمہ کو بھی تو ذرا ملاحظہ کریں۔ بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جتنا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح پر ولیمہ کیا ایسا ولیمہ ازواجِ مطہرات میں سے کسی کا نہیں کیا۔ ایک بکری سے ولیمہ کیا یعنی تمام ولیموں میں ایک بہت بڑا ولیمہ تھا کہ ایک پوری بکری کا گوشت پکا تھا۔

صحیح بخاری کی دوسری روایت انہی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زفاف کے بعد جو ولیمہ کیا تھا لوگوں کو پیٹ بھر کر روٹی گوشت کھلایا تھا (بخاری)

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مقام پر روایت ہے

فرماتے ہیں ''خیبر'' سے واپسی میں خیبر و مدینہ کے مابین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زفاف کی وجہ سے تین راتوں تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام فرمایا میں مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت میں بلایا ولیمہ میں نہ گوشت نہ روٹی تھی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا دستر خوان بچھا دیئے گئے اس پر کھجوریں اور پنیر اور گھی ڈال دیا گیا۔ (بخاری)

امام احمد، ترمذی و ابو داؤد ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ولیمہ میں ستو اور کھجوریں تھیں۔

اللہ! اللہ! ﷺ وہ مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کا صدقہ تمام عالم کھا رہے ہیں جو اللہ کے خزانوں کو تقسیم فرمانے والے ہیں جو نماز میں ہاتھ بڑھائیں تو ان کا ہاتھ مبارک جنت میں لگے انگور کے خوشوں تک جا پہنچے لیکن اس امت کی تعلیم کی خاطر کیسی دعوت ولیمہ فرمائی مدنی مٹھار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس شان ولیمہ کا کیا کہنا بلکہ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے کی تو انہوں نے بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقش قدم کے مطابق جس ولیمہ کا اہتمام فرمایا اس کا نقشہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ ان الفاظ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

فاطمہ ہر طرح سے بالا ہو تم
میکہ و سسرال میں اعلیٰ ہو تم
باپ (ﷺ) تیرا ہے امام الانبیاء (ﷺ)
اور شوہر (ؓ) اولیاء کے پیشوا



ماہ ذالحجہ میں جب رخصتی ہوئی
تب علی (ؓ) کے گھر میں ایک دعوت ہوئی
جس میں تھیں دس سیر جو کی روٹیاں
کچھ پنیر اور تھوڑے خرمے بیگماں
اس ضیافت کا ولیمہ نام ہے
اور یہ دعوت سنت اسلام ہے
سب کو ان کی راہ چلنا چاہئے
اور بری رسموں سے بچنا چاہئے
(محامد پیغمبری)

## (12) اگر کھانا ناپاک ہو جائے تو کیا کرے؟

ناپاک کھانا کسی حلال جانور مثلاً بکری، بھینس، گائے وغیرہ کو نہ کھلایا جائے بلکہ کسی حرام جانور مثلاً کتے وغیرہ کو ڈال دے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ

''کھانا ناپاک ہو گیا تو یہ جائز نہیں کہ کسی پاگل یا بچہ کو کھلائے یا کسی ایسے جانور کو کھلائے جس کا کھانا حلال ہے۔ (عالمگیری)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کی نیت سے سنت کے مطابق ولیمہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

# سلام

یا شفیعَ الوریٰ سلامٌ علیک — یا نبیَّ الہدیٰ سلامٌ علیک

خاتمَ الانبیاء سلامٌ علیک — سیدَ الاصفیا سلامٌ علیک

احمدٌ لیس مثلک احدٌ — مجتبیٰ مصطفیٰ سلامٌ علیک

کشفتُ منک ظلمۃُ الظلما — انتَ بدرُ الدجیٰ سلامٌ علیک

طلعتُ منک کوکبُ العرفان — انتَ شمسُ الضحیٰ سلامٌ علیک

مہبطُ الوحی منزلُ القرآن — انتَ نورُ الہدیٰ سلامٌ علیک

انک مقصدیٰ وملجائی — انک نورُ الہدیٰ سلامٌ علیک

اشفعی یا حبیبی یومَ جزا — انتَ شافعنا سلامٌ علیک

ولیلۃُ اسریٰ بہٖ قالتِ الانبیاء — مرحبا مرحبا سلامٌ علیک

ھذا قولُ غلامک عشقی

منہ یا مصطفیٰ سلامٌ علیک



۹۲/۷۸۶

# تم پر سلام ہر دم

اے دین حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم

میرے شفیع محشر تم پر سلام ہر دم

بندہ تمہارے در کا آفت میں مبتلا ہے

رحم اے حبیب رب داور تم پر سلام ہر دم

للہ اب ہماری فریاد کو پہنچئے

بے حد ہے حال ابتر تم پر سلام ہر دم

غم کی گھٹائیں گھر کر آئی ہیں ہر طرف سے

اے مہر ذرہ پرور تم پر سلام ہر دم

محتاج سے تمہارے کرتے ہیں سب کنارہ

بس اک تمہیں ہو یاور تم پر سلام ہر دم

کوئی نہیں ہمارا ہم کس کے در پہ جائیں

اے بے کسوں کے یاور تم پر سلام ہر دم

اپنے گدائے در کی لیجئے خبر خدارا

کیجئے کرم حسنؔ پر تم پر سلام ہر دم

(ذوقِ نعت)

۹۲/۸۶

# سلام

افسرِ تختِ سلیماں در عراق آمد ز شام

السلام اے وارثِ ملکِ سلیماں السلام

از نبی برداشتن گام از تو بنہادن قدم

غیر اقدام النبوۃ سد ممشاہا الختام

اے شہ بزم سقانی الحب کاسات الوصال

جرعہ افشانِ نصیب الارض من کاس الکرام

از سر امداد یا رب افسر پایت بفرق

تا خط بغداد یا رب ساغر عشقت بکام

تیرہ غمدانے کے سویش رہروانہ بگزری

سو رہا آروز صحن و نور ہا بارو زبام

جاں سرت گرد دچہ سرداری برخاکش سجود

دل بپات افتدچہ پایست اینکہ برعرشش مقام

سر مبادا سرکشے راکز تو سر پیچد بکبر

سروراں سرکردگاں را سر تہ پایت مدام

سرکنم مدح سرت ایں سرمگر از سر نہم

سر سرت از سرچہ گویم پائے را سرہا غلام

از رضائے بے سروپا اے سراپا سروری

بر سراپائے کہ داری پائے تا سر صد سلام

از امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ